برکت ورحمت کی مبارک رات

علامہ سید محمد رضی صاحب قبلہ، کراچی پاکستان

اِنَّا اَنْزَلْنٰهُ فِی لَیْلَةِ الْقَدْرِ۔ وَمَا اَدْرٰکَ مَا لَیْلَةُ الْقَدْرِ۔ لَیْلَةُ الْقَدْرِ خَیْرٌ مِنْ اَلْفِ شَهْرٍ۔ (سورۂ قدر)

''بے شک ہم نے اس قرآن کو شب قدر میں نازل کیا ہے اور اے سننے والو تمہیں کیا معلوم کہ شب قدر کیا ہے۔ شب قدر ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔''

رمضان کے اس عظیم و بابرکت مہینہ کی بہت سی خصوصیتوں میں سے دو ایسی بنیادی خصوصیتیں ہیں جو لیل و نہار کی گردش کے کسی حصہ کو حاصل نہیں۔ ایک یہ کہ روزوں کے ذریعہ سے اس ماہِ مبارک میں تزکیۂ نفس اور تطہیر روح کا وہ نظام مقرر کیا گیا ہے جو ایمان وطاعتِ خداوندی کی سب سے بڑی بنیاد ہے اور اس ماہ کے شب وروز اخلاص وعبدیت کا وہ تصور پیش کرتے ہیں جو کسی اور مہینہ میں ممکن نہیں۔ دوسری بنیادی اور اہم ترین خصوصیت یہ ہے کہ اس میں قرآن حکیم کا نزول ہوا اور یہ نزول اس مبارک شب میں ہوا جسے ''لیلة القدر'' کے مقدس نام سے پکارا جاتا ہے۔ شبِ قدر کی تعیین میں مفسرین کے درمیان اختلاف پایا جاتا ہے۔ مگر اتنی بات ضرور طے شدہ معلوم ہوتی کہ یہ بابرکت شب رمضان ہی کے مہینہ میں ہے۔ کیونکہ سورۂ بقرہ آیہ ۱۸۵/ میں اللہ نے اسے صاف طور پر بتا دیا ہے کہ نزول قرآن ماہِ رمضان ہی میں ہوا تھا۔ ان لفظوں کے ساتھ ''شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِی اُنْزِلَ فِیْهِ الْقُرْآنُ'' ''رمضان ہی وہ مہینہ ہے جس میں قرآن اتارا گیا۔'' اس کا صاف مطلب یہی ہے کہ شبِ قدر اسی ماہ مبارک میں ہے۔ اب اس کے بعد زیادہ تر روایات سے یہی بات معلوم ہوتی ہے کہ یہ مبارک شب رمضان کے آخری عشرہ کی طاق راتوں میں سے کوئی ایک رات ہے۔ مگر اکثر روایات میں تیئسویں اور ستائیسویں شب کے متعلق خصوصیت کے ساتھ زیادہ تاکید فرمائی گئی ہے۔ اس عدم اظہار اور اس اخفا کی ایک وجہ یہ بھی معلوم ہوتی ہے کہ اہل ایمان اس شب کی تلاش میں کئی راتوں میں عبادت کریں اور انھیں اس طرح بہت ثواب حاصل ہو۔ غرض ستائیسویں رمضان کے متعلق سب کا زیادہ رجحان ہے کہ یہی شب قدر ہے۔ شب قدر کی فضیلت کے لئے اللہ کا یہ اعلان کافی ہے کہ وہ ایک ہزار مہینوں سے افضل ہے (جن میں کوئی شب قدر نہ ہو) یہ مبارک رات قیامت تک ہر سال آتی رہے گی۔ یہی وہ شب ہے جس کی تاریکی کے پردہ میں الٰہی نور کی وہ شعاع ہمیں مل گئی جس نے ہمیں ایک ایسے نظام زندگی سے روشناس کرایا جو نوع بشر کی فلاح کے لئے اب آخری اور دائمی ضمانت ہے یعنی ''قرآن حکیم'' نزول قرآن اسی شب میں (حضرت ابن عباسؓ کی حدیث کے مطابق) لوحِ محفوظ سے آسمان اوّل کی طرف نازل ہوا تھا اور پھر رفتہ رفتہ تقریباً بائیس سال میں تنزیل لفظی کی صورت میں حضرت روح الامین کے توسط سے حضور انور صلی اللہ وآلہ وسلم پر اترتا رہا۔ ہمیں چاہئے کہ جس قدر بھی ممکن ہو ہم شب قدر میں عبادت کرنے کی سعی وکوشش کریں اور اس کوشش سے بھی بہت زیادہ خود قرآن کریم کو پڑھنے اور سمجھنے اور اُس کی ہدایتوں پر عمل کرنے کی کوشش کریں جس کے نزول کی وجہ سے شب قدر شب قدر بن گئی۔ یقیناً یہ بات کتنی افسوسناک ہوگی! اگر ہم اس شب کی تو بے حد عزت کریں مگر قرآنی ہدایات پر عمل کرنے میں کوتاہی سے کام لیں۔

✿✿✿